بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر ۱۳
جلد ۷۲/۳۷ | سوموار ۱۸ رجب ۱۴۰۳ھ ۲۰ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۲ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۳۰ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بہت ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بہت ہے
کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین ؎

خطبۂ جمعہ

داعی الی اللہ بننے کیلئے پہلے اپنے اندر ربنا اللہ کہنے کی اہلیت پیدا کرنی ضروری ہے

ربنا اللہ کا دعویٰ کرنے والوں پر کئی قسم کے ابتلاء آتے ہیں جن کے دوران استقامت دکھانا ہوتی ہے

انہیں ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ان کا انحصار کلیۃً اللہ پر ہے اور وہ کلیۃً غیر اللہ سے مستغنی ہیں

اللہ کا بڑا ہی عظیم احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو استقامت کی توفیق بخشی ہے اور بخشتا چلا جا رہا ہے

دنیا ہزار قسم کے ظلمات کا شکار ہے۔ اے احمدی! اُٹھ اور داعی الی اللہ کی حیثیت سے ان اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دے۔

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۴ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش مطابق ۴ فروری ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب صیغہ زود نویسی ربوہ

(صیغہ زود نویسی یہ خطبہ اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ حٰمٓ السجدۃ کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ج وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ (آیت ۳۱ تا ۳۳)

اور پھر فرمایا

مَیں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی تلقین کی تھی قرآن کریم نے جہاں

داعی الی اللہ کی تعریف

فرمائی ہے اس سے پہلے وہ پس منظر بھی بیان فرمایا ہے جو اس جماعت کا پس منظر ہے جس میں سے داعی الی اللہ نکلتے ہیں اور ان حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے جن حالات کے باوجود یا جن حالات کے نتیجے میں داعی الی اللہ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

چنانچہ جو آیات مَیں نے ابھی تلاوت کی ہیں ان میں اسی مضمون کو تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ وہ داعی الی اللہ کون ہیں اور کن لوگوں میں سے نکلتے ہیں چنانچہ ان کے متعلق فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس دعویٰ پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔

جہاں تک ربنا اللہ کے دعویٰ کا تعلق ہے، اس کیساتھ بظاہر تو استقامت کی کوئی بات نظر نہیں آتی کہ کیوں اس دعویٰ کی وجہ سے استقامت اختیار کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ اس لئے کہ سب لوگوں کا رب اللہ ہے۔ اور فی ذاتہٖ محض یہ دعویٰ کرنا کہ "اللہ ہمارا رب ہے" بظاہر دشمنیوں کو انگیخت نہیں کرتا اور کوئی عقل وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ اس دعویٰ کے نتیجے میں دنیا ایسے لوگوں پر کیوں مصیبتیں برپا کرے گی، جن کی وجہ سے استقامت کا سوال پیدا ہوگا۔

لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو ربنا اللہ کہتے ہیں ان کا انداز عام دنیا کے ربنا اللہ کہنے والوں سے مختلف ہوتا ہے۔ ان کے اندر زیادہ سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ ان کے اندر زیادہ خلوص پایا جاتا ہے۔ اور ربنا اللہ کا دعویٰ ان کے اعمال میں ایسی تبدیلیاں پیدا کر دیتا ہے کہ یہ لوگ عام دنیا کے لوگوں سے کچھ مختلف شکلیں اختیار کر جاتے ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"رَبُّنَا اللّٰہُ" کا معنیٰ ہے اللہ ہمارا ربّ ہے۔ وہی ہے جس نے پیدا کیا وہی ہے جو پرورش کرتا ہے۔ وہی ہے جو تربیت دے کر آگے بڑھاتا ہے۔ مربی بھی ہمارا وہی ہے اور پالن ہار بھی وہی۔ اسی سے ہم دنیا کے رزق حاصل کرتے ہیں اور اسی سے روحانی رزق حاصل کرتے ہیں۔ یعنی

جسمانی اور روحانی، دونوں غذائیں

ہمیں اپنے ربّ سے ملتی ہیں اور وہ ہمیں کافی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی اور ربّ کی ضرورت نہیں۔

اگر آپ اس دعویٰ پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایک طرف تو یہ دعویٰ کلیتہً اللہ پر انحصار کر دیتا ہے اور دوسری طرف کلیتہً غیر اللہ سے مستغنی بھی کر دیتا ہے۔

رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ کرنیوالوں پر کئی قسم کے ابتلاء آتے ہیں جن کے نتیجے میں انہیں استقامت دکھانی پڑتی ہے۔ کچھ تو اندرونی ابتلاء ہیں اور کچھ بیرونی ابتلاء۔ اندرونی طور پر تو یہ قوم تربیت کے ایسے مشکل رستوں سے گذرتی ہے کہ قدم قدم پر ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ جس ربّ کے پیچھے تم چل رہے ہو اُس کے نتیجے میں تو تمہارا رزق کم کیا جائے گا اور تم مشکلات اور مصیبتوں میں مبتلا کئے جاؤ گے تم عجیب پاگل قوم ہو کہ بڑی محنت کیساتھ اپنی حکمتوں کو استعمال کرتے ہوئے اور اپنی جسمانی طاقتوں کا استعمال کرتے ہوئے تم روپیہ کماتے ہو اور پھر اُس روپے کو از خود خدا کے نام پر خرچ کر دیتے ہو اور دعویٰ یہ ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ ۔ اللہ ہمارا ربّ ہے ۔ اچھا اللہ تمہارا ربّ بنا کہ پہلے حال سے بھی بدتر ہو گئے۔ دنیا کمانے والے جو تمہارے بھائی بند ہیں وہ تو کمانے کے رستے بھی زیادہ رکھتے ہیں اور خرچ بھی خالصتاً اپنی ذات پر کرتے ہیں۔ اُن کا رزق زیادہ بابرکت ہے یا تمہارا، جن کی آمد کے رستے تنگ ہیں اور خرچ کے رستے زائد ہو گئے۔ اور تم ایسی جگہ بھی خرچ کرنے لگے جس کے نتیجے میں تمہیں کوئی ذاتی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اب دیکھیں

کتنا بڑا ابتلاء ہے

کہ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے جھوٹ کی کمائی کے رستے اپنے اوپر بند کر دیئے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے رشوت کی کمائی کے رستے بند کر دیئے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے ظلم کے ذریعے ہتھیائی ہوئی جائیدادیں حاصل کرنے کے رستے اپنے اوپر بند کر دیئے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے تکڑی کے تول میں خرابی کے ذریعے زیادہ آمدن پیدا کرنے کے رستے بند کر دیئے۔ رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے چوری کے رستے بند کئے، ڈاکے کے رستے بند کئے اور دھوکے کے رستے بند کئے۔ باقی دنیا کیلئے رزق کے کتنے ہی رستے کشادہ ہیں اور کتنی ہی ان گنت راہیں ہیں جو دنیا والوں کیلئے کھلی ہیں۔ مگر رَبُّنَا اللّٰہُ کہنے والوں نے ان سب راہوں سے منہ موڑ لیا اور پھر خرچ کی راہوں میں اپنے لئے ایسی راہیں تجویز کیں کہ وہ پاکیزہ رزق جو بظاہر تنگ رستوں سے انہیں حاصل ہوتا ہے اور دنیا کے مقابل پر ان کی آمد کے وسائل بہت محدود نظر آتے ہیں، اپنی اس قلیل آمد کو بھی وہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگ گئے۔ اور دعویٰ یہ ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ ۔ اللہ ہمارا رازق ہے۔

یہ وہ اندرونی آزمائش ہے جس میں سے یہ لوگ گزرا کرتے ہیں اور اسی کا نام استقامت ہے کہ اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کر کے دکھاتے ہیں اور ہر قسم کے مصائب کو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں اور کسی قسم کا خوف نہیں کھاتے اور یقین رکھتے ہیں کہ وہی رازق ہے اور اسی سے ساری برکتیں حاصل ہوتی ہیں اور اسی کے نام پر خرچ کرنے میں دراصل رزق کی برکتوں کی چابی رکھی گئی ہے۔ اس یقین کے ساتھ وہ استقامت اختیار کرتے ہیں۔

پھر ایک بیرونی ابتلاء ان پر آتا ہے۔ باہر کی دنیا کہتی ہے کہ اچھا! اگر تم اللہ کو ہی ربّ سمجھ رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ وہی تمہارے رزق کا انتظام کرتا ہے اور وہی تمہیں بچاتا ہے تو تمہاری اندرونی قربانی کافی نہیں۔ ہم بھی کچھ حصہ ڈالیں گے۔ یعنی کچھ تمہاری دکانیں ہم لوٹیں گے۔ کچھ تمہاری جائیدادیں ہم برباد کریں گے کچھ جائز ورثوں سے تمہیں ہم محروم کر دیں گے۔ کچھ جائز ترقیات سے تمہیں ہم عاری کر دیں گے اور ان کے رستے میں روکیں کھڑی کر دیں گے۔ کچھ حصول تعلیم کے حق تم سے چھین لیں گے۔ اور وہ تعلیم جو تمہارے رزق کا ذریعہ ہے، ہم حتی المقدور کوشش کریں گے کہ تم اس تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھا سکو۔ غرضیکہ ہر قسم کی مشکلات جو رزق کے حصول کے رستے میں حائل کی جا سکتی ہیں وہ تمہاری راہ میں حائل کریں گے۔ پھر دیکھیں گے کہ تم کس شان کے ساتھ اور کس یقین کے ساتھ رَبُّنَا اللّٰہُ کہتے ہو۔ یہ استقامت کا دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔

استقامت کا مطلب

یہ ہے کہ کوئی چیز ایسی حالت میں بھی کھڑی رہے کہ جب اس کے کھڑے رہنے کی راہ میں روکیں ہوں اور اس کو ہر طرف سے دھکے پڑ رہے ہوں۔ ویسے تو کوئی چیز کھڑی ہو تو اس کے لیے قَامَ، کا لفظ بولتے ہیں۔ درخت کھڑے ہیں ان کی اس حالت کے متعلق بھی قَامَ، کا لفظ استعمال کریں گے۔ انسان کھڑا ہو تو وہ بھی قَامَ، کی حالت میں ہوتا ہے۔ لیکن شدید آندھی میں بھی جو درخت قائم رہ جائے اس کے متعلق اِسْتَقَامَ کا لفظ استعمال کریں گے۔ اسی طرح شدید زلازل میں بھی کوئی عمارت نہایت شان کے ساتھ سربلند کھڑی رہے اور سرنگوں نہ ہو، اس کے متعلق بھی اِسْتَقَامَ کا لفظ بولیں گے۔ اسی طرح شدید مشکلات اور مصائب میں کوئی انسان اپنے موقف پر قائم رہے اور ایک انچ بھی اس سے انحراف نہ کرے اس کے متعلق بھی اِسْتَقَامَ کا لفظ ہی استعمال کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر قسم کے ابتلاء اُن لوگوں پر عائد کیے جاتے ہیں جو رَبُّنَا اللّٰہُ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تقدیر خداوندی کی طرف سے ان کے امتحان لیے جاتے ہیں۔ ان پر ایسے اندرونی اور بیرونی ابتلاء آتے ہیں جو حد کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کہ کوئی مصیبت، کوئی زلزلہ، کوئی قیامت ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں پیدا کر سکتی۔ کوئی چیز ان کو اس راہ سے ہٹا نہیں سکتی جس پر یہ گامزن ہوتے ہیں۔ اور اسی لیے ان کی راہ کا نام بھی مستقیم رکھا گیا اور مستقیم راہ پر قائم رہنے کے لیے یہ دعا سکھائی گئی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے بعد اھدنا الصراط المستقیم کی دعا یہ بتا رہی ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہُ یعنی اللہ کی عبادت کرنا اور کسی اور کی طرف منہ نہ کرنا، اس دعویٰ کے نتیجے میں لازماً مشکلات پیدا ہوں گی اور اگر دعائیں نہیں کرو گے تو ان مشکلات میں ثابت قدم نہیں رہ سکو گے۔ پس صراط مستقیم، دراصل استقامت کی تشریح ہے یا استقامت

صراط مستقیم کی تشریح

ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر روشنی ڈال رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس فرمایا کہ جب وہ استقامت اختیار کرتے ہیں تو ہم انہیں اس سے پہلے استقامت کا گُر سکھا چکے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے زورِ بازو سے مستقیم نہیں رہ سکتے بلکہ ہم انہیں دعائیں سکھاتے ہیں۔ وہ گریہ وزاری کے ساتھ ہماری ہی طرف جھکتے ہیں اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی دعا جاری رہتی ہے۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرماتا ہے۔

پھر جب وہ استقامت دکھاتے ہیں تو ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟ فرمایا

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

یعنی بکثرت ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے نازل ہوتے ہیں۔

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔

کہ کوئی خوف نہ کرو، کوئی غم نہ کھاؤ۔

لیکن یہ عجیب بات ہے کہ استقامت دکھانے والے لوگوں کو یہ فرشتے کہتے ہیں کہ کوئی غم نہ کھاؤ اور کوئی خوف نہ کرو، حالانکہ غم کی وجوہات بھی نظر آتی ہیں اور خوف کی وجوہات بھی نظر آتی ہیں۔ پھر اس پیغام کا کیا مطلب ہے کہ کوئی غم نہ کھاؤ اور کوئی خوف نہ کرو؟ کیونکہ استقامت خود ایسے حالات کی متقاضی ہوتی ہے جن کے نتیجے میں غم بھی پیدا ہوگا اور خوف بھی پیدا ہوگا۔ مثلاً اگر کسی ایسے انسان کو جسے نقصان پہنچا ہو آپ کہہ دیں کہ غم نہ کرو، تو اس سے اس کا غم کس طرح دور ہوگا؟ یا اگر خوف کے مقام پر آپ یہ اعلان کر دیں کہ خوف نہ کرو، تو اس سے خوف کس طرح زائل ہو سکتا ہے؟ اس لیے دیکھنا یہ ہے کہ وہ فرشتے ایسی باتیں کر کے ان کے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہوتے ہیں یا یہ پیغام کوئی اور معنی رکھتا ہے؟ لیکن اس سے پہلے کہ ہم اس مضمون میں داخل ہوں، ہم استقامت کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔

استقامت کے سلسلے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور ساتھیوں نے جو

عظیم الشان نمونے

دکھائے، تاریخ اسلام ان کے واقعات سے روشن ہے اور ہمیشہ روشن رہے گی۔ وہ واقعات ایسی روشنائی سے لکھے گئے ہیں کہ جن کی چمک کبھی ماند نہیں پڑ سکتی اور جن کا کچھ ذکر میں نے جلسہ سالانہ کی پہلے دن کی تقریر میں کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی عظیم احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو بھی ان درخشندہ مثالوں کی پیروی کی توفیق بخشی اور بخشتا چلا جا رہا ہے۔ ہم ایک ایسی تاریخ بنا رہے ہیں جو اس دور میں اسلام کی استقامت کی تاریخ ہے اور یہ تاریخ بھی اتنی روشن اور درخشندہ ہے کہ ہزاروں سال کے بعد بھی ماضی کے پردے پھاڑتے ہوئے اس کی روشنی چمکا کرے گی اور آنے والی نسلیں مڑ کر دیکھیں گی اور اپنی آنکھوں کو ان نظاروں سے خیرہ کیا کریں گی۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید انہی لوگوں میں سے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر استقامت دکھائی اور اپنے اس دعویٰ سے سرِمو بھی انحراف نہیں کیا۔

جب آپ کو شہادت کے لیے اس مقام کی طرف لے جایا جا رہا تھا جہاں آپ کو سنگسار کر کے شہید کیا جانا تھا تو امیر کابل نے کہا کہ یہ کافی نہیں۔ اس کے ناک میں سوراخ کرو اور جس طرح بیل کو ناک میں رسی ڈال کر اور کھینچ کر لے جایا جاتا ہے، اسی طرح قربانی کے بیل کو لے کر جاؤ۔ چنانچہ آپ کے ناک میں سوراخ کر کے رسی ڈالی گئی اور ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو ہنستا، شور مچاتا اور طعن و تشنیع کرتا ہوا آپ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور ان کے درمیان کابل کی گلیوں سے

استقامت کا شہزادہ

سر اٹھائے ہوئے گزر رہا تھا اور کوئی خوف اور کوئی بلا اس سر کو نگوں نہیں کر سکی۔ وہ اس عظمت اور شان کیساتھ ان گلیوں سے گزرا ہے کہ اس کی یادیں وہ گلیاں قیامت تک نہیں بھلا سکیں گی۔ جب صاحبزادہ صاحب شہید کو زمین میں چھاتی تک گاڑ دیا گیا تو بادشاہِ وقت نے، جو آپ سے ہمدردی رکھتا تھا آپ سے کہا کہ اب بھی آپ مسیح موعود کا انکار کر دیں۔ اپنی جان کا خیال کریں اپنے اموال اور جائیداد کا خیال کریں اور اپنے بچوں کا خیال کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے سر اٹھا کر کہا کہ اے بادشاہ! ایمان کے مقابل پر میری جان کیا چیز ہے؟ میرے اموال کیا حیثیت رکھتے ہیں اور میرے بچوں کی کیا قیمت ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اس لیے تم وہی کرو جس کا تم ارادہ کر چکے ہو۔ اس پر بادشاہِ وقت نے کہا کہ اگر تم انکار نہیں کرنا چاہتے تو مجھے اجازت دو کہ میں تمہاری طرف سے اعلان کر دوں۔ انہوں نے فرمایا نہیں، میں اس کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اور تم نے جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔ چنانچہ بادشاہ نے قاضیٔ وقت سے کہا کہ پہلا پتھر تم مارو۔ قاضی نے جواب دیا کہ آپ بادشاہ ہیں اس لیے پہلا پتھر آپ چلائیں۔ بادشاہ نے کہا نہیں، شریعت کے بادشاہ تو تم بنے ہوئے ہو، تمہارا حکم چل رہا ہے، میرا نہیں، اس لیے پہلا پتھر بھی تم مارو۔ چنانچہ قاضی نے پہلا پتھر مارا۔ اس کے بعد پتھروں کی اس طرح بوچھاڑ ہوئی کہ حضرت صاحب زادہ صاحب کے سر کے اوپر پتھروں کا ایک ڈھیر بن گیا جس میں یہ وجود غائب ہو گیا۔

یہ وہ واقعہ ہے جسے بعض غیروں نے بھی دیکھا اور مدتوں اس کی کسک ان کے دل میں رہی چنانچہ ایک انگریز چیف انجینئر نے، جو انگلستان سے آیا ہوا تھا اور اس موقع پر موجود تھا، اپنی کتاب میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اُس مردِ مجاہد کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔ اس نے وفات سے پہلے کہا کہ اے قوم! تم ایک معصوم انسان کو مار رہے ہو۔

لیکن یاد رکھو

کہ خدا تمہیں اس کا خون نہیں بخشے گا اور بلائیں اور مصیبتیں تمہیں گھیر لیں گی۔ اس انگریز مصنف کے قول کے مطابق یہ وہ آخری اعلان تھا جو حضرت صاحبزادہ صاحب شہید نے کیا اور اس کے بعد پتھراؤ شروع ہو گیا۔

پھر اسی سرزمین پر حضرت صاحبزادہ نعمت اللہ صاحب شہید آپ کی پیروی میں آئے۔ وہ جانتے تھے کہ دعویٰ ایمان کے نتیجے میں انسان کو کیا کیا مصیبتیں سہنی پڑتی ہیں اور مصائب کے کن کن رستوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی یاد ان کے ذہن اور دل میں تازہ تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے وہی نمونہ دکھایا جو اس سے پہلے ایک مردِ مجاہد نے دکھایا اور کوئی پرواہ نہیں کی۔ قید کی حالت میں انہوں نے ایک خط لکھا جو کسی ذریعے سے ایک احمدی دوست تک پہنچ گیا اور وہ محفوظ کر لیا گیا۔ اس خط میں وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"مجھ سے خدا کا عجیب سلوک ہے کہ روزن بند ہے اور دن کے وقت بھی رات کی تاریکی ہے مگر جوں جوں اندھیرا بڑھتا ہے، میرا ربّ میرے دل کو روشن تر کرتا چلا جاتا ہے اور ایک عجیب نور کی حالت میں میرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت بسر ہو رہا ہے،

ان کو جب اس قید خانے سے نکال کر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی طرح گلیوں میں پھرایا گیا اور طعن و تشنیع کی گئی اور مذاق اڑایا گیا تو اس وقت بھی باہر کا ایک گواہ تھا جو مشہور اخبار "ڈیلی میل" انگلستان کا نمائندہ تھا۔ اس نمائندے نے اس ذکر کو زندہ رکھنے کے لیے ایک ایسا بیان دیا جو تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور جسے اُس زمانے کے "ڈیلی میل" میں شائع کیا گیا۔ وہ کہتا ہے کہ "میں نے دیکھا کہ باوجود اسکے کہ اُس شخص پر انتہائی ذلت پھینکی جا رہی تھی اور اسے گالیاں اور تکلیفیں دی جا رہی تھیں، وہ کابل کی گلیوں میں پابجولاں پھرتا ہوا ایک آہنی عزم کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔ اس کی روح ایسی

غیر مفتوح اور ناقابلِ تسخیر

تھی کہ اس کا نظارہ کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ اسی حالت میں اسکو اس مقام پر لے جایا گیا جہاں اس کو سنگسار کرنا تھا۔ اور ہمارے سامنے پتھر برسے لیکن اس نے اُف تک نہ کی۔ ہاں، پتھراؤ سے پہلے صرف یہ خواہش کی کہ مجھے دو نفل پڑھنے کی اجازت دی جائے" اور اس طرح انہوں نے دو نفلوں کے ساتھ ان مسلمان مجاہدین کی یاد کو پھر زندہ کیا جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسی شان کے ساتھ شہادت پائی تھی چنانچہ کابل کی سرزمین پر انہوں نے دو نفل پڑھے اور اس کے بعد ان کو بھی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی طرح زمین گاڑ دیا گیا اور پھر پتھراؤ کیا گیا۔

تاریخِ احمدیت اس دور سے گزر رہی ہے اور بن رہی ہے اور بنتی رہے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ احمدی کبھی بھی اپنے ایمان کی صداقت پر حرف نہیں آنے دیں گے۔ ان کی آواز ہمیشہ یہی رہے گی اور صرف صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی آواز نہیں ہوگی بلکہ ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں آوازیں بن کے وہ آواز گونجتی رہے گی کہ یہ زندگی کیا چیز ہے، یہ اموال کیا چیز ہیں اور ان اولادوں کی کیا قیمت ہے؟ تم نے جو کرنا ہے کرو اور کر گزرو۔ ہم اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں گے۔

یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوا انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ رَبُّنَا اللّٰہُ — اللہ ہمارا ربّ ہے۔ کتنا پیارا دعویٰ ہے۔ کتنا پاکیزہ دعویٰ ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس دعویٰ کے بعد کوئی قوم ان سے نفرت کرنے لگے ان سے حقارت کا سلوک کرے، ان کے اموال لوٹے، اور انکی جانیں لے۔ لیکن فرماتا ہے کہ تم سے یہی سلوک ہوگا۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوا پھر جو لوگ استقامت اختیار کریں گے ان کے ساتھ میرا بھی ایک سلوک ہوگا اور وہ یہ کہ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ کثرت کے ساتھ ان پر فرشتے نازل ہوں گے یہ کہتے ہوئے کہ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا تم کوئی خوف نہ کرو اور کوئی غم نہ کھاؤ ہم تمہیں اُس

جنّت کی خوشخبری

دیتے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی رہیں گے۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ اور تمہارے لیے اس جنّت میں جس کی خوشخبری لے کر ہم آئے ہیں وہ کچھ ہے جو تمہارے دل چاہتے ہیں وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ اور وہ کچھ ہے جس کا تم ادّعا کرتے ہو، جو تمہارا مطلوب اور مقصود ہے

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ان لوگوں میں کچھ شہید بھی ہوئے۔ انہوں نے اپنی جانیں خدا کی راہ میں دے دیں۔ بہت سے ہیں جن کے اموال لوٹے گئے۔ بہت سے ہیں جن کے بچے ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کیے گئے۔ بہت سے ہیں جن کی ساری عمر کی کمائی انکی آنکھوں کے سامنے جلا کر خاک کر دی گئی۔ پھر اَلَّا تَخَافُوْا کا کیا مطلب ہے اور لَا تَحْزَنُوْا کے کیا معنی ہیں؟ وہ جنت کیسی ہے جس کی خبریں فرشتے لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جنت اسی دنیا میں شروع ہو گئی ہے؟

اس کے اور بھی معانی ہوں گے لیکن دو معانی کی طرف میں آپکو اسوقت توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک معنی تو یہ ہے کہ یہ قومی خطاب ہے کیونکہ اس میں جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ قومی تقدیر اس طرح پر بنے گی کہ فرشتے نازل ہوں گے۔ گو انفرادی طور پر کچھ نقصان بھی پہنچیں گے، لیکن بالآخر ہر نقصان کے بعد ایسے سامان پیدا کیے جائیں گے کہ وہ مومنین جو استقامت دکھائیں گے وہ پہلے سے بہت بہتر حالت میں ہونگے ان کے چند روپے لوٹے جائیں گے تو وہ لکھوکھہا میں تبدیل ہو جائیں گے۔ ان کی چند جانیں جائیں گی تو لکھوکھہا اور لوگ ان میں شامل ہوں گے اور ان کی اولادوں میں بھی برکت دی جائے گی۔ یہ ایسی قوم ہے جس کو ہمیشہ حزن ہی کے رستوں پر نہیں چلنا ان کے غم پیچھے رہتے چلے جائیں گے اور خوشیاں ان کے آگے آگے دوڑیں گی اور ان کے

تمام خوف امن میں تبدیل

کر دیئے جایا کریں گے۔

اور دوسرا معنی یہ ہے کہ ان استقامت دکھانے والوں میں خدا کے کچھ ایسے بندے بھی ہوں گے جن کو خدا کے رستے کے غم، غم نظر نہیں آئیں گے۔ جن کو جب خدا کے نام پر ڈرایا جائے گا اور خدا کا نام لینے کے نتیجہ میں ڈرایا جائے گا تو وہ خوف سے آزاد لوگ ہوں گے۔ چنانچہ اس گروہ کے متعلق ایک جگہ خدا نے فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (یونس آیت ۶۳)

کہ انہی لوگوں میں جن پر فرشتے نازل ہو کر یہ کہتے ہیں کہ غم نہ کھاؤ اور خوف نہ کرو کچھ ایسے لوگ ہیں جو غم اور خوف سے پہلے سے ہی آزاد کر دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ اولیاء اللہ ہیں۔

اور ان دونوں معنوں کے لحاظ سے جنّت کی خوشخبری کی تعبیریں بھی الگ الگ کی گئیں۔ یعنی وہ لوگ جو شہید ہوتے ہیں ان کو جب فرشتے کہتے ہیں کہ خوف نہ کھاؤ اور غم نہ کرو یا غم نہ کرو اور خوف نہ کھاؤ تو اس کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ کیا وہ لوگ اس کو طعن سمجھتے ہیں؟ ہرگز نہیں کیونکہ

خدا کی راہ میں

جو کچھ وہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے دل کی تمنا ہوتی ہے اور وہ یہی چاہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں کہ خدا کی راہ میں شہید کر دیئے جائیں۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایسے اولیاء اللہ بھی گزرے ہیں جنہوں نے الحاح کے ساتھ دعائیں کرائیں کہ یا رسول اللہ! دعا کریں کہ ہم شہید ہو جائیں۔ ایک صحابی کے متعلق آتا ہے کہ جنگِ اُحد میں وہ دشمن پر بار بار اس لئے حملہ کرتے تھے کہ شہادت پائیں لیکن ہر بار سلامت واپس لوٹ آتے یہاں تک کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کریں کہ میں واپس نہ آؤں، بلکہ شہید ہو جاؤں اور شہید ہو گئے اور پھر واپس نہیں لوٹے۔

پس

خدا کی راہ میں قربانیاں

دنیا ہی ان لوگوں کی جنتیں ہو جاتی ہیں۔ یہ نہیں کہ فرشتے ان سے دھوکہ کر رہے ہوتے ہیں اور طفل تسلیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ جس طرح غریب مائیں بعض دفعہ چاہتی تو ہیں کہ بچوں کی خواہش پوری کریں، لیکن نہیں کر سکتیں پھر وہ طفل تسلیاں دیتی ہیں کہ کوئی بات نہیں ابھی چیز مل جائے گی یا پیسے مل جائیں گے، یا یہ کہ ابّو گھر آجائیں گے۔ لیکن خدا تو غریب ماں کی طرح نہیں کہ طفل تسلیاں دے۔ اس کے فرشتے تو خالی ہاتھ نہیں ہوا کرتے۔ ہاں اللہ ان کے دلوں پر نظر ڈالتا ہے اور جانتا ہے کہ ان کے دل کی اصل تمنائیں کیا ہیں۔ پس وہ فرشتے ان کے پاس یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ یہی تو وہ جنت تھی جس کا تم انتظار کر رہے تھے۔ ہم وہ جنت لیکر آگئے ہیں وہ مسکراہٹ جو ان شہداء کے چہروں پر دیکھی گئی۔ وہ اسی

جنت کی خوشخبری

کی مسکراہٹ تھی۔ ان کے دل کی کیفیت کا حال دنیا والے نہیں جانتے، نہیں سمجھ سکتے، وہ ان سے بے خبر ہیں۔ یہ اس دنیا کے لوگ نہیں ہیں۔ یہ اہلِ بقاء ہیں جو اس فانی دنیا میں بھی بقا کی جنت پا جاتے ہیں اور ان کے دل کی کیفیت کے مطابق ان سے سلوک کیا جاتا ہے۔ پس چونکہ وہ پہلے سے ہی غموں سے اور خوف سے آزاد ہوتے ہیں، اس لئے ان کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کسی وقت بھی غم اور خوف کی حالت میں وقت گزار رہے ہوں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ رہتے ہیں۔

چنانچہ جہاں تک قومی زندگی کا تعلق ہے ظاہر میں بھی ایک خوف امن میں بدلتا چلا جاتا ہے۔ ہر حزن کے بدلے میں اتنا عطا کیا جاتا ہے کہ اس دنیا میں بھی وہ جنت نظر آنے لگتی ہے جو قربانیوں کے بعد عطا ہوا کرتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تاریخ بھی اس پر گواہ ہے اور ہم

خدا کے عاجز بندے

بھی جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں ہم نے بھی بارہا یہی دیکھا کہ خدا کی راہ میں اگر ایک احمدی نے چند روپے کا نقصان برداشت کیا تو اس کے نتیجے میں اسکو سینکڑوں روپے عطا ہوئے۔ سینکڑوں کا نقصان ہوا تو ہزارہا عطا ہوئے اور ہزاروں کا نقصان برداشت کیا تو لکھوکھہا عطا ہوئے۔ پس جس جماعت کو خدا کی طرف سے یہ ضمانت دی گئی ہو کہ تمہارا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جائے گا وہ خدا کی راہ میں کس طرح قدم پیچھے ہٹا سکتی ہے۔ جس جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہو کہ تمہارا ہر خوف امن میں تبدیل کر دیا جائے گا وہ کس طرح کسی خوف کو پیٹھ دکھا کر بھاگ سکتی ہے۔

چنانچہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں سے داعی الی اللہ پیدا ہوتے ہیں جو مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ماضی ان کے لئے کیا لے کر آیا تھا لیکن یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر ایسے ماضی کے بعد خدا کے فرشتے ان کے لئے کیا لے کر آئے تھے۔ پس وہ گواہ ہوتے ہیں ان مصائب کے بھی جو ان کو پہنچتے ہیں اور گواہ ہوتے ہیں ان جنتوں کے بھی جو مصائب کے دور کے بعد ہمیشہ ان کو عطا کی جاتی ہیں۔ اس حالت میں جب وہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں تو اللہ فرماتا ہے۔

مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ

دیکھو دیکھو! میرے ان بندوں سے زیادہ حسین ادّعا دنیا میں کس کا ہو سکتا ہے مصائب کے سارے ادوار سے گزرنے کے بعد پھر یہ میری طرف بلا رہے ہیں پہلے یہ کہا تھا کہ رب ہمارا ہے۔ اب کہتے ہیں کہ اے دنیا والو! تم بھی اسی رب کے ہو جاؤ۔ اپنے اس تجربے کے بعد وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہم تو ایسی عظیم الشان دولت کو پا چکے ہیں کہ دل پھڑک رہا ہے کہ کاش! تمہیں بھی یہ دولت نصیب ہو۔ اس جوش اور جذبے کے ساتھ وہ خدا کے دین کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جن پر ایک عرب شاعر کا یہ شعر بڑی شان کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے۔

وَلَا يَكْشِفُ الْغَمَّاءَ اِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ
يَرٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ يَزُوْرُهَا

یعنی وہ مصائب یا وہ جگہیں جہاں موت کے تاریک مصائب ہجوم کر رہے ہوتے ہیں اور ان کے چہرے رات کی طرح سیاہ ہوتے ہیں۔ ان مصائب کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ مگر آزاد ماں کا بیٹا، جو ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہوا انکی طرف بڑھتا اور پھر ان میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ ہر تاریکی کو نور اور روشنی میں تبدیل کر دیتا ہے اور ہر موت کو

ایک زندگی عطا کرتا ہے

پس یہ ہیں وہ لوگ جو رَبُّنَا اللّٰهُ کہتے ہیں اور پھر اس دعوے پر استقامت اختیار کرتے ہیں، جن پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں، جن کی ہر تاریکی نور میں تبدیل کی جاتی ہے اور پھر وہ تاریکی میں بسنے والے ہر شخص کو اسی نور کی طرف بلاتے ہیں۔ ان کا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ دنیا کی طرف بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آؤ ہم تمہارے غم بھی اٹھائیں اور انہیں خوشیوں میں تبدیل کریں۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کو خوف ڈراتے ہیں لیکن وہ ان خوفوں سے خوف نہیں کھاتے بلکہ دنیا کے خوف ہٹانے کے لئے دنیا کی طرف بڑھتے ہیں۔

یہ ہیں وہ داعی الی اللہ، جو ہمیں بننا ہوگا کیونکہ دنیا ہزار قسم کی ظلمات کا شکار ہے۔ ہزار خوفوں میں مبتلا ہے۔ ہزار قسم کے حزن ہیں جو سینوں کو چھلنی کئے ہوئے ہیں۔ پس اے احمدی! آگے بڑھ اور ان خوفوں کو دور کر۔ ان اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دے اور ان غموں کو راحت و اطمینان میں بدل دے کیونکہ تیرے مقدر میں یہی لکھا گیا ہے

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت سٹاف ہسپتال

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اپنی سندات کے ساتھ ہسپتال کے اوقات میں تشریف لاکر ملیں۔ گریڈ اور دیگر مراعات (امداد گندم و موسم سرما) صدر انجمن احمدیہ کی منظور شدہ ہونگی۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	گریڈ
۱۔	میڈیکل آفیسر (ایم بی بی ایس)	۱	۱۷۵۰-۶۰-۱۱۵۰-۵۰-۹۰۰
۲۔	انستھیٹسٹ (")	۱	"
۳۔	میل نرس	۱	۹۲۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۴۔	اپریشن روم اسسٹنٹ	۱	۷۵۰-۲۲-۶۴۰-۱۸-۵۱۴-۱۶-۳۷۰
۵۔	سٹاف نرس	۳	۹۸۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۶۔	اپرنٹس	۲	۲۰۰/- روپے ماہانہ الاؤنس بالمقطع

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال، ربوہ)

نماز تراویح کیلئے ضروری اعلان

جن جماعتوں کو رمضان المبارک میں نماز تراویح کیلئے حفاظ کی ضرورت ہے وہ اپنی درخواستیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوادیں۔ اسی طرح جو حفاظ رمضان المبارک میں نظارت ہذا کے زیر انتظام نماز تراویح کیلئے جانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اور پتہ جات لکھکر اپنی درخواستیں بھجوادیں ایسی تمام درخواستیں ۱۵ مئی تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص و مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰
درجن ۲۲/۵۰۔ گروس ۲۵۲/- بوس علاوہ
تفصیلات کیلئے کیور ویٹو ویٹرنری گائیڈ مفت
کیور ویٹو میڈیسن (ڈاکٹر رابرٹ ہومیو پیتھک) ربوہ فون ۶۰۰۶
کیور ویٹو ویٹرنری سنٹر:
شادی میڈیکوز گول پمپ بازار فیصل آباد

داخلہ شروع ہے
- الیکٹریشن
- ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ
• کلاسز ۱۴/۵/۸۳ سے شروع ہوں گی
• والدین اپنے بچوں کو میٹرک کے امتحان کے بعد بیکار نہ رکھیں
• خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ادارہ کے طلباء کورس کے دوران ہی کام کرنے کے قابل بن جاتے ہیں
اس ضمن میں ایک خط .....
محمد اصغر صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب ایڈووکیٹ لایلپور تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں ادارہ ہذا سے تربیت حاصل کرنے کے بعد معقول تنخواہ پر ۷۰۔ ۷۰ کمپنی کراچی میں سروس مل گئی ہے۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۸

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کے لیے ہم سے رجوع فرمائیں
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائٹر
اعجاز احمد

احباب اک نظر ادھر بھی

میری تصویر تو میرے دادا جان کے
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی
حکیم انوار احمد جان ابن
حکیم نظام جان چوک گنبد گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷ ؛ پوسٹ بکس ۲۲۲

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
فون ۴۱۰۶۱۷
۵۳ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

فون ملز ۲۷۹۴۶ ؛ فون آفس ۲۲۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ۔ فیصل آباد
امپورٹر ... ایکسپورٹر
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
- جاذب نظر، دیدہ زیب
ہر گھر کی پسند
آفس
مندر گلی ریل بازار۔ فیصل آباد

فشن کے مطابق
جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
فون رہائش ۴۱۸۶۴۵
نیو پاک جیولرز
- ۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
۱۰ شادمان کالونی لاہور
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج
بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
رہائش ۵۳۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
شیخ صاحب سے ملیں
ہمارے ہاں دیار، کیل، پڑتل، چیڑ
بازار سے بارعایت نیز چھتوں کے لئے کیکر
کے بالے اور آرڈر پر دروازے کھڑکیاں
الماریاں ماہر کاریگروں سے تیار کروا کر
مہیا کئے جاتے ہیں
آپکے آرڈر کے منتظر
شیخ ممتاز رسول ٹمبر ورکس فیکٹری ایریا نزد ٹاٹا چکی ربوہ

اسمٰعیل موٹرز فون ۴۰۴۴۵
آٹو موبائل انجینئرز
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔
غایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

فون ۴۱۲ اقبال ٹریڈرز احمد مارکیٹ گولبازار ربوہ
کم قیمت + بے آواز + خوبصورت
سادات پنکھے
ممبر ۵ سال
فون ۵۰۸ انٹرنیشنل ٹریڈرز کینٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

چٹ پٹے چٹخارے دار
پھول مصالحے
چٹنی پاؤڈر
قریب کا اندازہ سے یا براہ راست ہم سے رابطہ کریں
ڈسٹری بیوٹر:- اقبال ٹریڈرز احمد مارکیٹ گولبازار ربوہ فون ۴۱۲

جدید فیشن کے مطابق
- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
۵۲۶۲۳، ۶۳۸۵۱

خوبصورت • پائیدار • سبک رفتار
جی ایف سی گارنٹی شدہ پنکھے (رجسٹرڈ)
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک 31812 اور ڈیلرشپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں
TRADE MARK GFC FAN
ربوہ میں واحد ڈیلر پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون: ۶۱۷۰۶۹

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
ھیڈ آفس
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
(فیکٹری)
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ دفتر زیدہ چوکسیر ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت نصیحت کرنے میں انبیاءؑ کے طریق اختیار کریں

ربوہ ۲۰ شہادت / اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایک بجکر سات منٹ پر شروع ہوا۔ اور ایک بجکر ۵۵ منٹ تک جاری رہا اس طرح سے حضور نے ۴۸ منٹ تک خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ اعراف کی آیات ۶۰ تا ۶۴ تلاوت فرمائیں اور ان کی تفسیر فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے احباب کو داعی الی اللہ بننے کے سلسلے میں نصیحت کے اس طریق سے آگاہ فرمایا جو انبیاءؑ کا طریق رہا ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام پہلے نبی تھے جنہوں نے نقلی دلائل کی بجائے فطری دلائل مخالفین کے سامنے پیش کئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان فطری دلائل کی توضیح فرمائی اور نہایت بصیرت افروز انداز میں وہ پُر معارف نکات بیان فرمائے جن سے داعی الی اللہ بننے کے سلسلہ میں ہر احمدی کا آگاہ ہونا ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اگر وہ اپنی بات میں انبیاءؑ کا سا اثر چاہتے ہیں تو انبیاءؑ کے رنگ ڈھنگ اختیار کریں انہی کا طریق تبلیغ اپنائیں ایسی سیدھی سادی باتیں پیش کریں جو دنیا کے دلوں میں اتر جائیں یہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جن میں دل کا درد اور تقویٰ شامل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو ایسی نصیحتیں کرنے اور ایسی پر اثر باتیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خط و کتابت کرتے
وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیں (مینیجر الفضل)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۰ اپریل ۸۳ء میں صفحہ پر محترم چوہدری فیض اسلم صاحب سنٹرل جج اینٹی کرپشن کی المناک وفات کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ اس میں مرحوم کے خسر محترم امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع اٹک کا نام سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے۔ موصوف کا نام ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب (دارالفضل میڈیکل ہال امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع اٹک) ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

اٹھرا، دمہ، تبخیر معدہ، خارش، چنبل، بواسیر
زنانہ، مردانہ مخصوص امراض کا بفضلِ خدا تسلی بخش علاج
سرمنور اور انوراتی کا جل (رجسٹرڈ)
مطب شفاخانہ رفیق حیات گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے
سرمہ طفیل
نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
-/۱۱ روپے
دھند، جالا۔ ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، بیلان
نوٹ:۔ سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی ۵ پیسے

عرق نور
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔
-/۲۰ روپے

حب بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/۲۸ روپے

پلیٹرولیکویا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی رجسٹرڈ
۱۴۵۹۷-H - حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

"مجید ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم"
باقاعدہ اور باضابطہ منظور شدہ
ہر نقص سے پاک حق شفع سے مبرا
اندرون حدود کمیٹی ربوہ - مسجد اقصیٰ کے نزدیک
ایک طرف ساہی وال روڈ دوسری طرف ڈگری کالج روڈ سے ملحق کالونی۔ جس میں کشادہ سڑکیں مساجد۔ سکول۔ ڈسپنسری۔ کھیل کے میدان۔ میٹھا پانی۔ بجلی اور دیگر سہولیات میسر ہیں۔ سیم اور کلر سے پاک زمین۔ ترقیاتی سکیم کی تکمیل کی ضمانت۔ اونچی جگہ پُر فضا ماحول۔ فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
المشتہر
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ فیکٹری ایریا ربوہ

کئی سال سے آپ کی
خدمت کرنیوالا واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی
مکانات و پلاٹس وغیرہ
کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس
انس مارکیٹ ربوہ
فون:۔ رہائش ۴۳۶ دفتر ۵۳۵

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
ہر نقص سے پاک
حق شفعہ سے مبرا
مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:۔ جسمیں پختہ سڑکیں، نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائیگی
شکور پارک:۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
رابطہ کیلئے:۔ پروپرائیٹر:۔
فون گھر ۴۱۶ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون دوکان ۶۱۴